Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۱ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ ۲ فتح ۱۳۵۸ ہش ۲ دسمبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۷۳

جلسہ سالانہ میں شمولیت ایمان کی زیادتی کا موجب ہوتی ہے

جلسہ کے بارے میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات

"جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے باہر کی جماعتوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہاں آنے کی کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ جلسہ سالانہ میں شمولیت ایمان کی زیادتی کا موجب ہوتی ہے۔"

جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے ضروری نصیحت:۔

"جلسہ پر وہ لوگ آئیں جو جلسہ گاہ میں بیٹھ کر تقاریر سنیں۔ ...... احباب کو اسلامی جماعتوں کے مطابق اپنا پروگرام بنانا چاہیئے اور اکثر وقت ذکر الٰہی میں صرف کرنا چاہیئے... .... اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اپنے ایمان کی ترقی اور دین کے سیکھنے میں خرچ کریں۔ ...... الٰہی جماعتوں کو جو خصوصیت دوسروں سے ممتاز کرتی ہے وہ یہی ہوتی ہے کہ اُن کی اکثریت اللہ تعالیٰ کی محبت میں محو ہوتی ہے اور اُس کے ذکر میں مشغول رہتی ہے۔ پس اِس خصوصیت کو قائم رکھو اور اپنے وجود کو دنیا سے قطع تعلق کر کے اتنا ہلکا بنا لو کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے تمہیں آسانی سے بلند سے بلند مقام تک لے جا سکیں۔ اِس موقع سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف راغب کرنے اور اپنے قلوب کو اُس کے ذکر کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرو۔ ...... تم نے سردی برداشت کی ہے یہاں آنے کے لئے پیسے خرچ کئے ہیں، بیوی بچوں سے جدا ہوئے ہو، اپنے کاموں کا نقصان کیا ہے۔ پس اِس تکلیف کا کچھ تو صلہ ملنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ تمہیں صلہ دینے کیلئے تیار ہے لیکن صلہ لینے کیلئے ضروری ہے کہ تم دعاؤں میں لگ جاؤ، اپنے اوقات کو موجب برکات بناؤ تو پھر یہی وہ برتن بن جائے گا جس میں خدا تعالیٰ اپنا صلہ دے گا۔"

(فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۳ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے"

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت بہتر ہے۔ تاہم بلڈ پریشر ابھی تک زیادہ ہے۔

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار کا بیٹا جس کی عمر پانچ ماہ تھی بقضائے الٰہی مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۷۹ء بروز اتوار صبح آٹھ بجکر چالیس منٹ پر وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے، اپنی رضا عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

عبد المالک
نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

جلسہ سالانہ کے موقع پر نکاحوں کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بعض مصروفیات کے باعث حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقع پر نکاحوں کا اعلان خود نہیں فرما سکیں گے بلکہ حضور کے مقرر کردہ نمائندہ مورخہ ۲۹ دسمبر بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں نکاحوں کا اعلان کریں گے۔ اس سلسلے میں دوست نظارت اصلاح و ارشاد سے رابطہ قائم کریں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ

۲ فتح ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خداداد اختیار کے نتیجہ میں عائد ہونے والی ذمہ داری

اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ اختیار دیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اللہ کی بات کو مان کر حق کو قبول کرے اور اگر چاہے تو اللہ کی بات کو نہ مانتے ہوئے حق کو رد کر دے اور باطل پر ہی ڈٹا رہے اس بارہ میں اُس نے جبر کو سرے سے روا نہیں رکھا۔ ہر شخص حق کو قبول کرنے یا نہ کرنے اسی طرح نیکی کا راستہ اختیار کرنے یا بدی کے راستہ پر چلنے میں آزاد ہے۔ یہ آزادی اُسے خود خُدا نے دی ہے۔ کوئی شخص بھی اُس کی اس آزادی کو سلب نہیں کر سکتا۔ جہاں تک انسان کو عطا کی جانے والی اس آزادی اور اختیار کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا اعلان خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کروایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ (الکہف آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اور (اے رسول) لوگوں میں یہ اعلان کر دے کہ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہی (نازل) ہوئی ہے۔ پس جو چاہے (اس پر) ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے۔

یہ اختیار اور یہ آزادی اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لئے دی ہے کہ حق کو قبول کرنے یا رد کرنے کا وہ خود ذمہ دار قرار پائے تاکہ وہ حق کو قبول کرنے اور اُس پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرے اور اسے رد کرنے کے نتیجہ میں سزا کا مستوجب قرار پائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت میں ساتھ ہی یہ بھی خبردار فرمایا:۔

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـــِٕيْنَ فِيْهَا عَلَي الْاَرَاۗىِٕكِ ۭ نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ (الکہف آیات ۳۰ تا ۳۲)

ترجمہ:۔ (مگر اپنی مرضی سے حق کا انکار کرنے والا یہ یاد رکھے کہ) ہم نے ظالموں کے لئے یقیناً ایک آگ تیار کی ہے جس کی چار دیواری نے (اب بھی) انہیں گھیر رکھا ہے اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ایسے پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو گا اور چہروں کو جھلس دے گا۔ وہ بہت بُری پینے کی چیز ہوگی اور وہ (آگ) بُرا ٹھکانہ ہے (ہاں) جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور انہوں نے نیک (اور مناسب حال) عمل کئے ہیں (وہ یقیناً بڑے اجر پائیں گے) جنہوں نے اچھے کام کئے ہوں ہم ان کا اجر ہرگز ضائع نہیں کرتے (ہاں ہاں) انہی لوگوں کے لئے دائمی رہائش کے باغات (مقدر) ہیں۔ (ان میں) ان کے (اپنے انتظام کے) نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان کے لئے ان میں سونے کے کنگنوں کی قسم کے زیور بنوائے جائیں گے اور وہ باریک ریشم اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے پہنیں گے۔ (وہ) ان بہشتوں میں آراستہ پلنگوں پر تکئے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ یہ کیا ہی اچھا اجر ہے اور وہ بہت ہی اچھا ٹھکانا ہے۔

اگر انسان حق کو قبول کرنے پر مجبور ہو اور اسے قبول کرنے یا رد کر دینے کا سرے سے کوئی اختیار حاصل نہ ہو تو پھر وہ قبول کرنے کی صورت میں کسی اجر کا اور رد کر دینے کی صورت میں کسی سزا کا مستوجب نہ ٹھہرے۔ حق کو رد کرنے کی اتنی ہولناک سزا اسے اسی لئے ملے گی کہ وہ اپنی مرضی اور اختیار سے اسے رد کر کے اس استرداد کا خود ذمہ دار ٹھہرتا ہے اور حق کو قبول کرنے کا اتنا عظیم الشان انعام اور بدلہ اُس کے لئے اسی واسطے مقدر کیا جائے گا کہ وہ اپنی مرضی اور اختیار کو کام میں لا کر اسے قبول کرنے کی وجہ سے خُدا کی نگاہ میں قابل ستائش قرار پاتا ہے۔ ایک اور بات جو ان آیات سے ظاہر و باہر ہے یہ ہے کہ حق کو قبول کرنے کا انعام یا اسے رد کرنے کی سزا اگلے جہان میں خُدا انسان کو خود دے گا۔ دنیا میں اسے قبول کرنے کا انعام یا رد کرنے کی سزا دینے کا اس نے کسی کو اختیار نہیں دیا۔ اگر یہ اختیار وہ کسی کو دے دے تو پھر انسان دوسروں کے جبر کی وجہ سے حق کو قبول یا رد کرنے میں آزاد نہ رہے۔ اور جبر وہ چیز ہے کہ دین کے معاملہ میں اسے اللہ تعالیٰ نے کسی مرحلہ پر بھی جائز نہیں رکھا۔ اسی لئے ایک اور جگہ فرمایا:۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڐ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ج

(البقرہ آیت ۲۵۷)

ترجمہ:۔ دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر (جائز) نہیں (کیونکہ) ہدایت اور گمراہی کا باہمی فرق خوب ظاہر ہو چکا ہے۔ (یعنی جس کا جی چاہے ہدایت کی راہ اختیار کرے اور جس کا جی چاہے گمراہی کو اپنے لئے پسند کرے۔ اس بارہ میں کسی پر کوئی قدغن نہیں ہے)

دین کے معاملہ میں جبر کی کلّی نفی اور اختیار و آزادی کی حتمی ضمانت کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے ہدایت اختیار کرنے یا گمراہی میں پڑے رہنے یا ہدایت اختیار کرنے کے بعد گمراہی کی طرف واپس لوٹ جانے کی اچھی یا بُری جزا دینے کا کسی کو اختیار نہیں دیا بلکہ اس معاملہ کو اس نے خالصتہً اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اس بارہ میں وہ خود ہی جزا یا سزا دیتا ہے بالخصوص حق کو رد کرنے کی سزا اُس نے اتنی شدید مقرر کی ہے کہ اس کی شدت کا اندازہ اس آیت سے لگایا جا سکتا ہے:۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ڼ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ سُوْۗءُ الْحِسَابِ ڏ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ (الرعد آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ جنہوں نے اپنے رب کا کہا مانا (یعنی ہدایت کی راہ اختیار کی) ان کے لئے عمدہ بدلہ ہے۔ اور جنہوں نے اس کا کہا نہیں مانا (یعنی ہدایت پر گمراہی کو ترجیح دی) ان کی یہ حالت ہوگی کہ جو کچھ بھی زمین میں ہے اگر سب ان کا ہوتا اور اس کے برابر اور بھی ہوتا تو وہ اس سب مال کو دے کر (اپنے آپ کو عذاب سے) چھڑانے کی کوشش کرتے۔ ان کے لئے بُرے انجام والا حساب (مقدر) ہے اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ رہنے کے لحاظ سے بہت بُری (جگہ) ہے۔

ان سب آیات سے جو بات قاعدہ کلیہ کے طور پر اُبھر کر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ آزادی اور اختیار کا ملنا ایک بہت بڑی نعمت تو ہے لیکن اس کے نتیجہ میں انسان پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ بھی بہت عظیم ہے۔ وہ ذمہ داری یہ ہے کہ انسان اُس آزادی اور اختیار کو صحیح رنگ میں استعمال کرے۔ اگر وہ اسے صحیح رنگ میں استعمال کرے گا تو یہ امر اس کے لئے بے انتہا ترقی اور کامیابی کا موجب ہوگا اور اگر اسے غلط رنگ میں استعمال کرے گا تو پھر اس کا بہت ہی بُرا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ جبھی تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ آزادی اور اختیار دے کر کہ اگر وہ چاہے تو ہدایت کی راہ پر گامزن ہو اور اگر چاہے تو گمراہی کی راہ اختیار کرنے کو ترجیح دے اس پر بہت بڑی ذمہ داری عائد کی ہے۔ اس ذمہ داری کا تعلق اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس آزادی اور اختیار کے صحیح استعمال سے ہے۔ اگر وہ اس آزادی اور اختیار کو صحیح رنگ میں استعمال کر کے ہدایت کی راہ اختیار کرتا ہے تو وہ عنداللہ بہت بڑے اجر کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اور اگر وہ اسے غلط طور پر استعمال کر کے گمراہی کی راہیں اختیار کرنے کو ترجیح دیتا ہے تو پھر اسے اس کی اتنی ہولناک سزا بھگتنی پڑتی ہے کہ جس کے تصوّر سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ؁

علم البحر - قسط نمبر ۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمندری روئیں

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی ربوہ

سطحی روئیں

سمندر کے ساحل پر کسی جگہ بھی اگر چند منٹ کے لئے قیام کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ سمندر کے پانی کو گھڑی بھر قرار نہیں۔ وہ ہچکولے کھاتا۔ ابلتا، جوش کھاتا اور لہروں کی شکل میں ابھر ابھر کر ساحل سے ٹکراتا ہے۔ آگے بڑھتا ہے کبھی پیچھے ہٹتا ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہی پانی آگے پیچھے ہوکر اور پیچ وتاب کھا کر ساحل سے سر پٹکتا ہے۔ لیکن حقیقت اس سے بالکل مختلف ہے۔ جو پانی آج کراچی کے پانی سے ٹکرا رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی زمانہ میں قطب شمالی کے گرد گھوم رہا ہو۔ قدرت نے ایسا انتظام کیا ہے کہ سارے سمندروں میں ایک دوری کیفیت پائی جاتی ہے اور پانی ہر جگہ ایک خاص انتظام کے ماتحت گھومتا رہتا ہے سائنسدانوں کا اندازہ ہے کہ بحر منجمد شمالی کا پانی ہر ۱۵۴ سال کے بعد بدل جاتا ہے۔ اسی طرح بحیرہ روم کا پانی قریباً ۷۵ سال میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ تبدیلی سمندر میں ہر جگہ ہر خلیج اور ہر کھاڑی میں جاری ہے۔

پانی کی اس دوری کیفیت یا گردش کا علمی ثبوت ان بوتلوں سے ملتا ہے۔ جو پیغام رسانی کی غرض سے منہ بند کرنے کے بعد سمندر میں ڈال دی جاتی ہیں۔ اس قسم کی ایک بوتل الاسکا (شمالی امریکہ) کے قریب ۱۸۹۹ء میں پھینکی گئی۔ اس نے ڈھائی ہزار میل کا فاصلہ طے کیا۔ اور ۱۹۰۵ء میں آئس لینڈ کے ساحل کے قریب پائی گئی۔ برفانی پانیوں میں اس کے بہاؤ کی رفتار ایک میل فی دن سے قدرے زیادہ تھی۔ اسی طرح ایک بوتل جزیرہ تسمانیہ (آسٹریلیا کے جنوب میں) کے قریب سمندر میں پھینکی گئی۔ اس نے سولہ ہزار میل کا سفر چھ سال آٹھ ماہ میں طے کیا۔ اور آسٹریلیا کے پرے پائی گئی۔ گویا اس کی رفتار ۶ء۶۸ میل فی دن رہی؟

جب پانی کی حرکت افقی سمت میں ایک خاص راستہ پر ہو تو اس کو رَو کہتے ہیں۔ جس طرح خشکی پر دریا ایک خاص سمت میں مسلسل بہتے رہتے ہیں۔ اسی طرح سمندر کے اندر بھی بہت بڑے بڑے "دریا" ہیں جو رَوؤں کی شکل میں ہر آن جاری رہتے ہیں۔ پانی کے یہ دھارے اس قدر زبردست ہوتے ہیں کہ خشکی کے عظیم ترین دریا مثلاً مسسپی (شمالی امریکہ) اور امیزان (جنوبی امریکہ) ان کے مقابلہ میں ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے کھیتوں میں پانی پہنچانے والی معمولی نالیاں۔ ان رَوؤں کا ایک مستقل نظام ہے۔ دنیا کے سات بڑے سمندروں میں باقاعدہ روئیں جاری ہیں اور ہر سمندر میں سطحی پانی ایک مکمل دَور کی صورت میں گردش کرتا رہتا ہے۔ عام دریاؤں کے آغاز اور اختتام کا ہمیں قطعی علم ہوتا ہے۔ لیکن ان سمندری "دریاؤں" کے بارے میں ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ کہاں سے شروع ہوئے اور کہاں ختم ہوئے۔

بحری رَوؤں کے پیدا ہونے کے کئی اسباب ہیں۔ لیکن ان میں سے ہوائیں سب سے بڑا سبب ہے۔ تجارتی ہوائیں جو خط استوا کے دونوں طرف چلتی ہیں وہ پانی کو مغرب کی طرف دھکیلتی ہیں۔ راستہ میں حائل ہونے والے براعظم اور جزائر اس پانی کو مختلف سمتوں میں گھما دیتے ہیں۔ پھر مغربی ہوائیں دوبارہ اس کو مشرق کی طرف دھکیلتی ہیں اس طرح یہ روئیں جہاں سے شروع ہوئی تھیں وہیں آکر ختم ہو جاتی ہیں۔ اور حرکت کا یہ لامتناہی دَور برابر اور پیہم جاری رہتا ہے۔

تجارتی ہواؤں کے زیر اثر بحر اوقیانوس میں جو استوائی رَو پیدا ہوتی ہے۔ وہ خط استوا سے متوازی مشرق سے مغرب کی طرف چلتی ہے۔ اور سمندر کے پانی کو وسطی امریکہ کے قریب جمع کر دیتی ہے۔ یہاں پہنچ کر وہ دو حصوں میں بٹ جاتی ہے۔ ایک حصہ جنوبی امریکہ کے مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ برازیلی رَو کی شکل میں چلا جاتا ہے۔ اور دوسرا حصہ شمال کی طرف مڑ کر خلیج میکسیکو (شمالی امریکہ) میں داخل ہوتا ہے۔ یہاں سے وہ خلیجی رَو کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اور امریکہ سے مشرق کی طرف چل کر یورپ کے مغربی ساحل سے جا ٹکراتا ہے۔

بحر الکاہل میں جو شمالی استوائی رَو پیدا ہوتی ہے۔ وہ قریباً نو ہزار میل سیدھی مشرق سے مغرب کی طرف چل کر فلپائن اور دوسرے جزائر کے ساتھ ساتھ شمال کی طرف مڑ جاتی ہے۔ اور جاپان کے علاقے کو گرم کر دیتی ہے۔ یہ جاپانی رَو جس کو کیوروشیو بھی کہتے ہیں بحر اوقیانوس کی خلیجی رَو کی طرح ہے۔ پہلے اس کا رخ شمال مشرق کی طرف ہوتا ہے۔ پھر وہ واپس مشرق کی طرف مڑ جاتی ہے۔ مغربی ہواؤں کی مدد سے یہ گرم رَو برٹش کولمبیا اور ریاست واشنگٹن کے ساحل تک پہنچ جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس ساحل کی آب وہوا انگلستان کی آب وہوا کے مشابہ ہو جاتی ہے۔

کیوروشیو کی وجہ سے شمالی امریکہ کا یہ مغربی ساحل دنیا کے ان حصوں میں سے ایک ہے۔ جہاں خوب باغات ہوتے ہیں اور ہر قسم کے میوے اور پھل بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔

بحر ہند تین براعظموں یعنی ایشیا افریقہ اور آسٹریلیا سے گھرا ہوا ہے اس لئے یہاں پر رَوؤں کو طویل راستہ پر چلنے کا اس طرح موقعہ نہیں ملتا۔ جس طرح بحر اوقیانوس یا بحر الکاہل میں ملتا ہے۔ اس خطہ پر بحر ہند کی روئیں سال کے مختلف موسموں میں غالب ہواؤں کے زیر اثر اپنی سمت بدلتی رہتی ہیں۔

بحر منجمد جنوبی میں پانی مشرق کی طرف مڑ کر اور براعظم انٹارکٹکا کے ساتھ ساتھ چل کر اپنا دائرہ مکمل کر لیتا ہے۔

بحر منجمد شمالی میں پانی بحر اوقیانوس سے داخل ہوتا ہے۔ اور بحیرہ برنٹس میں پہنچ کر وہ گرین لینڈ کی طرف مڑ جاتا ہے۔ اور اس کے مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ چل کر دور مکمل کر لیتا ہے۔

ان تمام رَوؤں میں سے سب سے زیادہ تفصیل کے ساتھ جس کا مطالعہ کیا گیا ہے وہ خلیجی رَو ہے جو خلیج میکسیکو (شمالی امریکہ) سے نکل کر یورپ کے مغربی ساحل سے ٹکراتی ہے۔ اگر ہم فلوریڈا سے خلیجی رَو کے ساتھ ساتھ چلیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بعض جگہ اس رَو کی رفتار شمال کی سمت میں ۴ میل فی گھنٹہ کے قریب ہے۔ یہاں پر وہ پچاس میل چوڑی اور ½ میل گہری ہے۔ لیکن ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک یا سطح سے لے کر نیچے تک ہر جگہ اس کی رفتار ۴ میل فی گھنٹہ نہیں ہوتی۔ دو سو گز کی گہرائی پر رفتار صرف ڈھائی میل فی گھنٹہ رہ جاتی ہے۔

اس رَو کی قوت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس رَو کی وجہ سے میامی کے قریب (جو ایک ساحلی شہر ہے) ہر گھنٹے قریباً دس ارب ٹن؎ پانی ایک طرف سے دوسری طرف منتقل ہوتا ہے۔ یہ گرم رو ہے اور اس کا درجہ حرارت ۸۰ ف (فارن ہیٹ) ہوتا ہے۔

فلوریڈا سے آگے نکلنے کے بعد یہ رَو ساحل سے پرے مڑ جاتی ہے۔ اب یہ زیادہ چوڑی (قریباً ۹۰ میل) اور گہری ہو جاتی ہے لیکن رفتار سست پڑ جاتی ہے۔ نیوفاؤنڈ لینڈ کے مشرق کی طرف اس کی رفتار صرف نصف میل فی گھنٹہ رہ جاتی ہے۔ یہاں پر وہ پھیل کر تین بڑی شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ ان میں سے ایک بحیرہ سرگاسو کی طرف جنوبی سمت مڑ جاتی ہے۔ دوسری شمال کی طرف مڑ کر ناروے پہنچتی ہے۔ اور تیسری مسلسل مشرق کی طرف بڑھتی رہتی ہے۔ پھر یورپ کے ساحل کے ساتھ جنوب کی طرف پلٹتی ہے۔ پھر افریقہ کے ساحل کے پاس کنیری رَو کی شکل میں استوائی رَو سے مل جاتی ہے۔ اس طرح پانی کا یہ دور مکمل ہو جاتا ہے۔

گرم و سرد روئیں

خلیجی رَو۔ اور کیوروشیو دونوں گرم روئیں ہیں۔ اوّل الذکر سے سارے یورپ کا علاقہ گرمی حاصل کرتا ہے اور ثانی الذکر سے جاپان کو گرمی پہنچتی ہے۔ ان گرم رَوؤں کا آب وہوا پر بے انتہا اثر پڑتا ہے۔ اگر

؎ ایک ٹن ۲۸ من کے برابر ہوتا ہے

ہمیں یہ معلوم کرنا ہو کہ خلیجی رَو کے بغیر یورپ میں کس قسم کی آب وہوا ہوتی تو اس کے لئے ہمیں صرف لیبراڈور اور گرین لینڈ کے جنوبی ساحل کو دیکھ لینا چاہیئے۔ ان برف پوش بنجر علاقوں کے بالمقابل آئرلینڈ۔ ناروے اور انگلستان کی آب وہوا بہت خوشگوار ہے۔ انگلستان کی سردیاں اس قدر ہلکی ہوتی ہیں کہ برف کبھی کبھی ہی پڑتی ہے۔ اس کے برعکس لیبراڈور میں ایسے بڑے بڑے خطے ہیں جہاں گرمی کے موسم میں بھی برف نہیں پگھلتی۔ اگر خلیجی رَو نہ ہوتی تو ناروے بھی ایسا ہی برف پوش ہوتا جیسے گرین لینڈ اور وہاں سوائے ماس[1] اور لیچن[2] کے کچھ نہ اگتا۔

گرم رَووں کے علاوہ سرد رَوئیں بھی ہوتی ہیں جو پانی قطبین سے خطِ استوا کی طرف لے جاتی ہیں۔ مشرقی گرین لینڈ کی رَو بحرِ منجمد شمالی کے علاقہ سے پانی اور برف کے تودوں کو جنوبی علاقے کی طرف بحر اوقیانوس میں لے جاتی ہے۔ اسی طرح اویاشیو جو بحیرہ بیرنگ (شمال مشرقی روس) سے نیچے اترتی ہے اور گرم کیوروشیو میں جنوب سے ملتی ہے۔ جنوبی نصف کرہ میں پیرو کی سرد رَو جنوبی امریکہ کے مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہے اور بنگولا کی سرد رَو افریقہ کے مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ شمال کی طرف چلتی ہے۔ یہ دونوں سرد رَوئیں بالآخر استوائی گرم رَو میں ضم ہوجاتی ہیں۔ غرض گرم اور سرد رَووں کا ایک جال سارے سمندروں میں بچھا ہوا ہے۔ جن کی وجہ سے پانی کو قرار نہیں اور وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ مسلسل منتقل ہوتا رہتا ہے۔

گہری رَوئیں

جن رَووں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے اثرات بہت وسیع اور بہت اہم ہیں۔ لیکن یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ان رَووں میں جو پانی بہتا ہے وہ سطح سے لے کر پیندے تک ایک ہی سمت میں چلتا ہے۔ درحقیقت یہ گرم اور سرد رَوئیں سب کی سب سطحی رَوئیں ہیں۔ ان میں پانی ایک خاص گہرائی تک رَووں کی سمت میں چلتا ہے۔ مزید تحقیق سے معلوم ہوا کہ سطحی رَووں کے علاوہ کچھ اور رَوئیں بھی ہیں جو زیادہ گہرائی پر پائی جاتی ہیں اور سطحی پانی سے مختلف سمت میں اور مختلف رفتار سے چلتی ہیں۔ پیمائشات سے پتہ لگا ہے کہ کیلیفورنیا کی رَو ۱۵۰۰ فٹ کی گہرائی تک چلتی ہے۔ کیوروشیو اور خلیجی رَوئیں تین سے پانچ ہزار فٹ (نصف میل سے ایک میل) گہری ہیں شاید بعض اس سے کچھ زیادہ گہرائی تک بھی چلتی ہوں۔ لیکن عام طور پر ان کی گہرائی ایک میل سے کم رہتی ہے۔ جب زیادہ گہرائی میں جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کچھ اور رَوئیں ہیں جو بعض دفعہ مختلف بلکہ مخالف سمت میں چل رہی ہوتی ہیں۔

۱۹۵۲ء میں ٹاؤن لینڈ کرامویل نے یہ دریافت کیا کہ وسطی بحر الکاہل میں استوائی رَو مغرب کی طرف چل رہی ہوتی ہے۔ اس کی رفتار ایک میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ لیکن اس کے نیچے صرف ۲۰۰ فٹ کی گہرائی پر ایک تنگ سی رَو مشرق کی طرف نسبتاً زیادہ تیز تیز رفتار سے چل رہی ہوتی ہے۔ اس کو اب کرامویل کی رَو کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اس قسم کی مختلف سمت میں چلنے والی رَوئیں بحر اوقیانوس اور بحر ہند میں بھی دریافت ہوچکی ہیں۔ جنوبی افریقہ کے مشرقی ساحل پر دس ہزار فٹ کی گہرائی پر ایک ایسی رَو ہے جو جنوب کی طرف ۰۔۲۸ فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہے۔ لیکن ساڑھے گیارہ ہزار فٹ کی گہرائی پر ایک اور رَو ہے جو مخالف سمت میں ۰۔۳۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہے۔ ۱۹۵۷ء میں پتہ لگا کہ خلیجی رَو کے نیچے بھی ایک رَو ہے جو مخالف سمت میں ۰۔۲ سے ۰۔۳ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہے۔

تازہ ترین انکشافات سے معلوم ہوا ہے کہ اگر ہم کھلے سمندر میں سطح سے لے کر پیندے تک اترتے چلے جائیں تو راستہ میں صرف ایک دو رَوئیں نہیں بلکہ بعض جگہ چار یا پانچ رَوئیں ایسی ملتی ہیں جن میں پانی ایک دوسرے کے نیچے الٹی سمت مگر مختلف رخ پر بہہ رہا ہوتا ہے۔ گویا اوپر نیچے کئی دریا چل رہے ہوتے ہیں۔ سمندر کے پیندے کی جو تصاویر لی گئی ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ وہاں بھی لہروں کے نشان موجود ہیں۔ جو پانی کے ایک خاص سمت میں بہاؤ کو ظاہر کرتے ہیں گویا سطح سے لے کر پیندے تک کسی جگہ بھی پانی کو قرار نہیں وہ ہر جگہ حرکت کرتا اور گردش میں رہتا ہے۔

کثافتی رَوئیں

اس وقت جن رَووں کا ذکر کیا گیا ہے وہ بنیادی طور پر ہواؤں کے زیر اثر پیدا ہوتی ہیں اور چلتی ہیں۔ لیکن سمندر میں کچھ رَوئیں ایسی بھی ہیں۔ جن کا تعلق ہواؤں کی بجائے پانی کی کثافت سے ہے۔ مثال کے طور پر آبنائے جبل الطارق (جبرالٹر) میں ایک طاقتور رَو ۴ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بحر اوقیانوس سے بحیرۂ روم میں داخل ہوتی ہے جس رفتار سے یہ پانی بحیرۂ روم میں داخل ہوتا ہے۔ تقریباً اسی رفتار سے زیادہ گہرائی پر وہ بحیرۂ روم سے نکل کر بحیرہ اوقیانوس میں واپس چلا جاتا ہے۔ پانی کے اس دوران کی وجہ یہ ہے کہ بحیرۂ روم میں تبخیر کی وجہ سے پانی میں کمی واقع ہوتی ہے اور اس کا ایک نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ باقی ماندہ پانی کی شوریت (یعنی نمک کی مقدار) بڑھ جاتی ہے۔ شوریت بڑھنے سے کثافت زیادہ ہوجاتی ہے۔ اور پانی نسبتاً بھاری ہوکر نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ اس طرح جو خلا پیدا ہوتا ہے اس کو پُر کرنے کے لئے بحر اوقیانوس کا پانی۔ بحیرہ روم میں داخل ہوتا ہے۔ بحر اوقیانوس کے خلا کو پُر کرنے کے لئے بحیرۂ روم کا زیادہ کثیف پانی گہرائی میں آگے بڑھتا ہے۔ اور اس طرح ایک دَور جاری رہتا ہے۔ اگرچہ بحیرہ روم میں پانی کی یومیہ تبخیر اوسطاً ڈیڑھ مکعب میل ہے۔ لیکن اس کی وجہ سے پچیس گنا زیادہ پانی کا تبادلہ ہر روز عمل میں آتا ہے۔ یعنی تقریباً چھتیس مکعب میل پانی ہر روز بحیرۂ روم میں داخل ہوتا اور تقریباً اتنا ہی خارج ہوتا ہے۔ (باقی)

[1] و [2] ماس اور لیچن کائی کی دو اقسام ہیں۔

روحانی رزق کیلئے محنت درکار ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دنیاوی اور جسمانی رزق کے لئے جس کے بغیر کچھ دن آدمی زندہ بھی رہ سکتا ہے چھ مہینے درکار ہیں۔ حالانکہ وہ زندگی جس کا مدار جسمانی رزق پر ہے ابدی نہیں بلکہ فنا ہوجانے والی ہے۔ پھر روحانی رزق جو روحانی زندگی کی غذا ہے جس کو کبھی فنا نہیں اور وہ ابدالآباد کے لئے رہنے والی ہے وہ چار دن میں کیونکر حاصل ہوسکتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ ایک دم میں جو چاہے کرے اور ہمارا ایمان ہے کہ اس کے نزدیک کوئی چیز انہونی نہیں ہے..... مجھے یاد ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا کہ پہلے بزرگ پھونک مار کر آسمان پر پہنچا دیتے تھے۔ میں نے کہا کہ تم غلطی کرتے ہو۔ خداتعالیٰ کا یہ قانون نہیں ہے۔ اگر ایک مکان میں فرش کرنے لگو تو پہلے ضروری ہوگا کہ اس میں کوئی حصہ قابلِ مرمت ہو تو اس کی مرمت کرنی پڑے گی۔ اور جہاں جہاں گندگی اور ناپاکی پڑی ہوئی ہوتی ہے اسکو فینائل وغیرہ سے صاف کیا جاتا ہے۔ غرض بہت سی تدبیروں اور حیلوں کے بعد وہ اس قابل ہوگا کہ اس میں فرش بچھایا جائے۔ اسی طرح پر انسان کا دل اس سے پیشتر کہ خداتعالیٰ کے رہنے کے قابل ہو وہ شیطان کا تخت ہے اور سلطنت شیطان میں ہے اب دوسری سلطنت کے لئے شیطانی سلطنت کا قلع و قمع ضروری ہے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۲۸-۲۲۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کی غیر معمولی برکات

(مکرم محمود مجیب اصغر صاحب ۔ اسلام آباد)

یوں تو مرکزِ احمدیت میں مشاورت، تربیتی کلاس، تعلیم القرآن کلاس، سالانہ اجتماعات اور امامِ وقت کی ملاقات کے لئے سال بھر میں کئی مرتبہ جماعت کے احباب آتے رہتے ہیں لیکن جلسہ سالانہ کے موقع پر ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں اندرونِ پاکستان بیرونِ پاکستان سے احباب کا تشریف لانا ایک خاص کیفیت پیدا کرتا ہے اِس لئے جلسہ سالانہ جہاں خلافت کے فیوض سے متمتع ہونے اور تعلیم و تربیت کا ایک بہترین موقع ہے وہاں باہمی تعارف پیدا کرنے کا بھی ایک بھاری ذریعہ ہے جس میں صحبتِ صالحین کا پہلو خاص طور پر نمایاں ہے۔

دین سیکھنے کا بہترین موقع

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ آیت ۱۲۲ میں وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ .... لَعَلَّھُمْ یَحْذَرُوْنَ میں مرکزِ اسلام میں اکٹھے ہوکر تعلیمِ دین سیکھنے کی تاکید فرمائی ہے ۔ اِسی سورۃ کی آیت ھُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ ... لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ میں اسلام کے کامل اور عالمگیر غلبہ کی پیشگوئی فرمائی ہے ۔ تمام مفسّرینِ قرآن متفق ہیں کہ اسلام کا عالمگیر غلبہ اپنی معراج کو مسیح موعود و مہدی مسعودؑ کے زمانہ میں پہنچے گا۔ اظہارالدین کی اِس آیت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعودؑ فرماتے ہیں :۔

"اللہ تعالیٰ نے اِس میں دو لفظ ھُدیٰ اور حق کے رکھے ہیں۔ ھُدیٰ تو یہ ہے کہ اندر روشنی پیدا کرے معمّہ نہ رہے یہ گویا اندرونی اصلاح کی طرف اشارہ ہے جو مہدی کا کام ہے اور حق کا لفظ اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ خارجی طور پر باطل کو شکست دیوے چنانچہ دوسری جگہ فرمایا جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اور خود اِس آیت میں بھی فرمایا لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ یعنی اس رسول کی آمد کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ حق کو غلبہ دے گا یہ غلبہ تلوار اور تفنگ سے نہیں ہوگا"

(الحکم ۱۰؍ اپریل ۱۹۰۲ء بحوالہ تفسیر سورۃ التوبہ)

جلسہ سالانہ ان مقاصدِ عالیہ کو عمدگی سے پورا کرتا ہے۔ جلسہ سالانہ دین کی باتیں سیکھنے (اندرونی اصلاح) اور غیر از جماعت دوستوں کو ساتھ لے جاکر اُن تک حق، وصداقت کا پیغام پہنچانے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے ۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں:۔

"اِس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور اُن کے معلوماتِ دینی وسیع ہوں اور خدا کے فضل و توفیق سے اُن کی معرفت ترقی پذیر ہو"

(اشتہار ۷؍ ستمبر ۱۸۹۲ء)

غلبۂ اِسلام کی مہمات کیلئے رہنمائی

خدا تعالیٰ اپنے مقرر کردہ خلیفہ اور امام پر الہام نازل کرتا ہے اور اُسے عالم الغیب سے رہنمائی عطا فرماتا ہے اِس لئے اُس کے مشورہ اور ہدایت پر ہی چل کر غلبۂ اسلام کی مہمات سر کی جاسکتی ہیں اور یہ مقصد جلسہ سالانہ پر خلیفۂ وقت کے ارشادات سُنکر ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ فرمایا

"اِس جلسہ سے .... مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ ... دینی مہمّات کے لئے سرگرمی اختیار کریں"

(شہادت القرآن)

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ فرماتے ہیں :۔

"ہم پر واجب ہے کہ آپ لوگوں کو ان فرائض پر آگاہ کردیں جو آپ پر عائد ہونیوالے ہیں اور ان راہوں سے واقف کردیں جن پر چل کر آپ منزلِ مقصود پر پہنچ سکتے ہیں اور آپ پر فرض ہے کہ آپ گوشِ ہوش سے ہماری باتوں کو سُنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں تا خدا تعالیٰ کی طرف سے جو امانت ہم لوگوں کے سپرد ہوئی ہے اس کے کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق ہمیں بھی اور آپ لوگوں کو بھی ملے"

امامِ وقت کی زیارت اور ملاقات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"جو شخص رحمت والے کے پاس آوے گا تو وہ رحمت کے قریب تو ہوگا"

اِسی طرح فرمایا:۔

"ان کی زیارت سے مصائب دُور ہوتے ہیں"

(البدر ۹؍ جنوری ۱۹۰۳ء)

جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے جس سے انسان رحمت کے قریب تو ہونے کے علاوہ مصائب و مشکلات سے بھی چھٹکارا حاصل کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تاکیدی ارشاد ہے کہ جب خلیفۃ اللہ المہدیؑ کا ظہور ہو تو اُن کو میری طرف سے سلام پہنچاؤ۔ چاہے تم کو گھٹنوں کے بل برف کے تودوں پر چل کر جانا پڑے۔ چنانچہ "شہادت القرآن" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"اِس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں، ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت و مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو"

صحبتِ صالحین کا نادر موقع

اچھی تربیت حاصل کرنے کا ایک نہایت مؤثر ذریعہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا ہے۔ یہ ایک مسلّم اور تجربہ شدہ حقیقت ہے کہ انسان تو انسان ہر چیز کسی نہ کسی رنگ میں اپنے ماحول کے اثر کو قبول کرتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

اَوَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ

یعنی کیا لوگ اِس حقیقت پر غور نہیں کرتے کہ دُنیا کی ہر چیز جو خدا نے پیدا کی ہے وہ اپنے دائیں اور بائیں اثر ڈال رہی ہے۔

ایک بچہ تین دن گندے ماحول میں رہے تو گندی عادتیں سیکھنی شروع کر دیتا ہے اور اگر نیک صحبت میں بیٹھے تو اس میں اچھی عادتیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔

جلسہ سالانہ صحبتِ صالحین کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ صحبتِ صالحین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ"

(البدر ۸؍ ستمبر ۱۹۰۴ء)

اِسی طرح فرمایا :۔

"صادقوں کی صحبت میں ایک خاص اثر ہوتا ہے ان کا نور صدق و استقلال دوسرے پر اثر ڈالتا ہے اور اُن کی کمزوریوں کو دُور کرنے میں مدد دیتا ہے"

(الحکم ۱۷؍ جنوری ۱۹۰۵ء)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصحابِ احمدؑ

یُوں معلوم ہُوا جیسے مَیں تاریکی سے نکل کر روشنی میں آگیا ہُوں

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے صحابی حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کی بیعت کا واقعہ

"موضع گولیکی (ضلع گجرات) میں ....

ایک دن ظہر کی نماز کے بعد مَیں اور مولوی امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھے ہوئے کسی مسئلہ پر گفتگو کر رہے تھے کہ حُسنِ اتفاق سے پولیس کا ایک سپاہی نماز کے لئے اس مسجد میں آ نکلا۔ مولوی صاحب نے جب اس کے صافہ میں بندھی ہوئی ایک کتاب دیکھی تو آپ نے پڑھنے کے لئے اسے لینا چاہا مگر اس سپاہی نے آپ کو روک دیا۔ مولوی صاحبؓ نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ یہ کتاب جس بزرگ ہستی کی ہے وہ میرا پیشوا ہے ہو سکتا ہے کہ تم لوگ اسے پڑھ کر میرے پیشوا کو بُرا بھلا کہنے لگ جاؤ جسے میری غیرت برداشت نہیں کر سکے گی۔ مولوی صاحبؓ نے کہا کہ آپ بے فکر رہیئے ہم آپ کے پیشوا کے متعلق کوئی بُرا لفظ زبان پر نہیں لائیں گے۔ تب اس سپاہی نے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو آپ بڑی خوشی سے اِس کتاب کو دیکھ سکتے ہیں بلکہ تین چار روز کے لئے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں کیونکہ اِس وقت مَیں تعمیلات کے لئے بعض دوسرے دیہات کے دَورہ پر جا رہا ہوں واپسی پر یہ کتاب آپ سے لے لوں گا چنانچہ مولوی صاحب نے وہ کتاب سنبھال لی اور جاتے ہوئے گھر ساتھ لے گئے۔

دوسرے دن جب میرا کسی کام سے مولوی صاحبؓ کے یہاں جانا ہوا تو مَیں نے وہی کتاب جو سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف لطیف آئینہ کمالاتِ اسلام تھی حضور اقدس کی چند نظموں کے اَوراق کے ساتھ مولوی صاحب کی بیٹھک میں دیکھی۔ جب مَیں نے نظموں کے اوراق پڑھنے شروع کئے تو ایک نظم اِس مطلع سے شروع پائی ؎

عجب نوریست درجانِ محمدؐ
عجب لعلیست درکانِ محمدؐ

مَیں اِس نعتیہ نظم کو اوّل سے آخر تک پڑھتا گیا مگر سوز و گداز کا یہ عالم تھا کہ میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو رہے تھے۔ جب مَیں آخری شعر پر پہنچا کہ ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

تو میرے دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ کاش ہمیں بھی ایسے صاحبِ کرامت بزرگوں کی صحبت سے مستفیض ہونے کا موقع مل جاتا۔ اس کے بعد جب مَیں نے ورق اُلٹایا تو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ منظوم گرامی تحریر پایا:۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

چنانچہ اسے پڑھتے ہوئے جب مَیں اِس شعر پر پہنچا کہ ؎

کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملّت میں رکھایا ہم نے

تو اس وقت میرے دل میں ان لوگوں کے متعلق جو حضور علیہ السلام کا نام ملحد و دجّال وغیرہ رکھتے تھے بے حد تاسف پیدا ہوا۔ اب مجھے انتظار تھا کہ مولوی امام الدین صاحبؓ اندرونِ خانہ سے بیٹھک میں آئیں تو مَیں آپؓ سے اس پاکیزہ سرشت بزرگ کا حال دریافت کروں چنانچہ جب مولوی صاحب بیٹھک میں آئے تو مَیں نے آتے ہی دریافت کیا کہ یہ منظوماتِ عالیہ کس بزرگ کے ہیں اور آپ کس زمانہ میں ہوئے ہیں؟ مولوی صاحبؓ نے مجھے بتایا کہ یہ شخص مولوی غلام احمد ہے جو مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور قادیان ضلع گورداسپور میں اب بھی موجود ہے۔ اس پر سب سے پہلا فقرہ جو میری زبان سے حضور اقدس علیہ السلام کے متعلق نکلا وہ یہ تھا کہ

"دُنیا بھر میں اس شخص کے برابر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق نہیں ہوا ہوگا۔"

اس کے بعد پھر مَیں نے حضور اقدس کے مطبوعات و منظومات پڑھنے شروع کر دیئے .... اِن ارشاداتِ عالیہ کے پڑھتے ہی مجھے حضور اقدس کے دعوئ عیسویت اور مہدویت کے بارے میں یقینِ کامل ہو گیا اور حقیقت کھُل گئی اور مَیں نے ۱۸۹۷ء میں غالباً ماہِ ستمبر یا ماہِ اکتوبر میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کی طرف سے حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ کا نوشتہ خط جو میری قبولیتِ بیعت کے متعلق تھا مجھے پہنچ گیا.... اس کے بعد وہ رسائل جو حضور اقدس نے قادیان سے میرے نام ارسال فرمائے تھے پڑھنا شروع کر دیئے ان رسالوں کے مطالعہ سے .... یوں معلوم ہوا کہ جیسے مَیں ایک تاریک دُنیا سے نکل کر روشنی کے عالم میں آگیا ہوں۔"

حیاتِ قدسی جلد اوّل
صفحہ ۱۶-۱۸

اِنعاماتِ الٰہی کے حصُول کا زمانہ

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا فرض ہے کہ ہم جماعت کے ہر فرد کے اندر قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کریں.... اگر ہمارے اندر یہ رُوح پیدا نہ ہوئی تو ہوگا وہی جو خدا تعالیٰ نے کہا ہے۔ مگر جو شخص ان قربانیوں میں حصّہ نہیں لے گا وہ اور اس کا خاندان ان نعمتوں سے محروم رہ جائے گا جو اِس دَور کے ساتھ مخصوص ہیں۔"

قارئینِ کرام سے درخواست ہے کہ مذکورہ بالا بابرکت ارشاد کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کے خصوصی انعامات کے حصول کے لئے تحریکِ جدید کی تمام مالی تحریکات، تراجم قرآن مجید، اشاعتِ اسلام اور تعمیر مساجد کے فنڈز میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

شُکرِ باری تعالیٰ اور درخواستِ دُعا

خاکسار اللہ تعالیٰ کے فضل سے گورنمنٹ کالج ساہیوال کی ایم۔ ایس سی فزکس کلاس میں اوّل پوزیشن حاصل کرتے ہوئے کامیاب ہوگیا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے میرٹ سرٹیفکیٹ بھی عطا ہوا ہے۔ مَیں نے ایک ریسرچ پیپر بھی لکھا تھا جو کہ جناب ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب نے قابلِ قبول قرار دیا ہے۔ اِس سلسلہ میں میری حوصلہ افزائی میرے شفیق استاد جناب سلطان محمود خان صاحب نے کی جو ان دنوں U.S.A میں چلے گئے ہیں۔

احبابِ جماعت اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری تمنائیں پوری کرے۔ اللہ تعالیٰ مجھے مذہب و ملّت کی خدمات بجالانے کی توفیق دے۔

(محمد ظفر اللہ گھمن)

انصاراللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری

ابھی تک بہت سی مجالس کی طرف سے ماہانہ رپورٹ کارگزاری بابت ماہ اخاء / اکتوبر دفتر مرکزیہ میں نہیں پہنچی۔ براہِ کرم اپنی رپورٹ جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

وقفِ عارضی کے بارے میں ایک گریجوایٹ انجنیئر کے تاثرات

تحریک وقفِ عارضی کے تحت دو ہفتے تک مکرم محمد نواز صاحب علاقہ چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ نے زیر وفد نمبر ۳۴۰۰ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں کام کرنے کے بعد جو اپنی رپورٹ بھجوائی ہے اُس سے ایک حصّہ برائے اشاعت ارسال خدمت ہے :-

"خاکسار نے حال ہی میں انجنیئرنگ کالج ٹیکسلا سے بی۔ایس۔سی انجنیئرنگ (مکینیکل) کا امتحان پاس کیا ہے۔ امتحان کے بعد دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ حضور کی بابرکت تحریک وقفِ عارضی میں حصّہ لوں۔ چنانچہ فارم پُر کر کے بھجوایا اور اس کے مطابق دو ہفتے کے لئے سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں کام کرنے کی ہدایت ملنے پر ۷۹/۱۰/۳ سے ۷۹/۱۰/۱۷ تک وہاں کام کیا۔ پھر ۷۹/۱۰/۱۸ کو صبح سویرے دوسرے احباب کے ساتھ سائیکل کے ذریعہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شامل ہونے کے لئے ربوہ روانہ ہوا۔ ربوہ پہنچ کر ۷۹/۱۰/۲۱ کو اجتماع سے فارغ ہو کر اپنے گاؤں چنڈ بھروانہ خیر و عافیت سے واپس پہنچا۔

وقفِ عارضی کے دوران اللہ تعالیٰ سے دُعا کرنے کا عمدہ موقع ملا۔ مختلف احباب سے ملنے پر واقفیت بڑھی۔ نمازیں پابندی سے ادا کرتا رہا۔ اُن دنوں راولپنڈی میں ظہور مہدی پر سیمینار کروایا گیا تھا اور یوں سلسلہ کے علماء کے رُوح پرور خطابات سُننے کا موقع میسّر آیا جس سے ذہنی طور پر تسلّی اور اطمینان نصیب ہوا۔ غرض یہ وقفِ عارضی ہر طرح سے بہت ہی مبارک رہا ہے۔"

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم مئی/ہجرت ۱۳۵۹ ہش ۱۹۸۰ء تا ۳۰ اپریل/شہادت ۱۳۶۲ ہش ۱۹۸۳ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرری میعاد ۸۰/۴/۳۰ کو ختم ہو رہی ہے آئندہ تین سالوں (۸۰/۵/۱ تا ۸۳/۴/۳۰) کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخاب جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۸۰/۳/۱۰ تک کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جاسکے۔ جملہ انتخابات عہدیداران حسب قواعد ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت خرچ نہ کرنا پڑے اور جلد منظوری بھجوائی جاسکے۔

ضروری ہدایات:-

۱۔ انتخاب کرواتے وقت یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے کہ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۳۴۹ ہش موجودہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران میں کوئی ایسا دوست دوبارہ صدر منتخب نہیں ہو سکے گا جس نے گزشتہ سہ سالہ میعاد میں اپنی صدارت کے دوران اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فی صد افراد کو قرآن کریم نہ پڑھوا دیا ہو۔ اور دیگر جملہ عہدیداران صرف اسی صورت میں منتخب ہو سکیں گے کہ وہ کم از کم ناظرہ قرآن کریم جانتے ہوں۔

۲۔ جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہوگا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان و معلّمین سلسلہ و انسپکٹران بیت المال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیرِ صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

خُدا کی محبت میں اس کی راہ میں مال خرچ کریں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :-

"یہ ظاہر ہے تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خُدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خُدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خُدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خُدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خُدا کے لئے بعض حصّہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خُدا کی راہ میں خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خُدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصّہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خُدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔" (تبلیغ رسالت)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

میرے نزدیک ہر شخص پر زکوٰۃ فرض ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ۲۲ر دسمبر ۱۹۰۹ء کو خطبہ عید الاضحیٰ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا :-

"بعض لوگ زکوٰۃ کے حکم کی تعمیل میں کسل کرتے ہیں وہ اس بات کی تہہ کو نہیں پہنچتے کہ صلوٰۃ کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر بھی قرآن مجید میں کیوں ہے۔ دراصل تعظیم لامر اللہ کے ساتھ شفقت علیٰ خلق اللہ بھی ضروری ہے۔ اگر کسی کے پاس نئی جوتی ہے تو کیا حرج ہے کہ وہ پرانی جوتی کسی مسکین کو دے دے۔ یہ کہنا کہ پرانی کیچڑ کے لئے رکھولی ہے۔ حد درجہ کی سفیہانہ (احمقانہ) بات ہے..... میرے نزدیک ہر شخص پر زکوٰۃ فرض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف میں نصاب کا ذکر نہیں...... غرض ہر صاحب کو زکوٰۃ دیتے رہنا چاہیئے مگر یہ موقوف ہے توفیق پر جس کے حصول کا گُر دُعا ہے......"

اُمید کی جاتی ہے کہ احباب جماعت اسلام کے اس اہم فریضہ کی بجا آوری میں تساہل سے کام نہیں لیں گے اور اپنی واجب الادا زکوٰۃ مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

(۱) مورخہ ۵ نومبر کو خاکسار کا ایک امتحان منعقد ہوا۔ نیز ایک دوسرے امتحان کا نتیجہ آنے والا ہے ہر دو امتحانات میں اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

خاکسار کے ابا جان مکرم مرزا مبارک احمد صاحب ابن حضرت مرزا محمود بیگ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تیسری بار دل کی بیماری سے صحتیاب ہو کر ہسپتال سے بخیریت گھر آگئے ہیں۔ الحمد للہ۔ کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

(مرزا مظفر احمد ایم۔ آئی ایل ٹی۔ سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد سندھ)

(۲) میرے والد مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اس کے علاوہ زمین کے بارہ میں کچھ پریشانی لاحق ہے جس نے اُن کی صحت پر برا اثر ڈالا ہے۔ احباب جماعت سے خاص دعاؤں کی درخواست ہے کہ خُداوند کریم جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور موجودہ پریشانیوں کو دُور فرمائے۔ آمین

(ممتاز احمد سپہری موضع مراڑہ ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشرہ وصولی چندہ وقفِ جدید

وقفِ جدید کے مالی سال کے اختتام پذیر ہونے میں صرف ایک ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے لیکن تاحال منظور شدہ بجٹ کا ایک کثیر حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع نہیں ہوا ہے۔ لہٰذا تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان اور متعلقہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی حسب سابق یکم دسمبر سے ۱۰؍دسمبر تک عشرہ وصولی چندہ وقفِ جدید منایا جائے اور کوشش کی جائے کہ تمام احباب سے چندہ وقفِ جدید سو فیصدی وصول ہو کر اختتام سال سے قبل ہی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر جاری ہے اور جلسہ سالانہ سے قبل اسے مکمل کروانے کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ احباب اپنے عطایا جلد سے جلد مرکز کو بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ تعمیر کا کام جاری رکھا جا سکے۔

تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بحساب دفتر جلسہ سالانہ کھاتہ ۶۸۵۵/۱۵۲-۱۴۱ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائی جائیں۔ (افسر جلسہ سالانہ)

سٹیج و حلقہ خاص زنانہ جلسہ گاہ کے ٹکٹوں کے متعلق ہدایات

گزشتہ سال سے یہ طریق جاری کیا گیا ہے کہ جلسہ شروع ہونے کے بعد نہ حلقہ خاص کا ٹکٹ دیا جائے گا نہ سٹیج کا۔ جلسہ کے ایام سے قبل ٹکٹ حاصل کریں۔ جلسہ کے دوران صرف وقفوں میں ٹکٹ دیا جائے گا۔ نیز سٹیج کا ٹکٹ ہو یا حلقہ خاص کا اس کی تصدیق صدر لجنہ مقامی سے کروا کر بھجوانی ہوگی جس میں وجہ استحقاق درج ہو۔ سٹیج کے ٹکٹ کے لئے شرائط شائع کی جا چکی ہیں۔

لجنات کے لئے تعلیم کا نصاب

جیسا کہ سالانہ اجتماع پر فیصلہ کیا گیا تھا کہ بہنوں کے مطالعہ کے لئے ایک کتاب مقرر کر دی جایا کرے۔ بہنیں اسے پڑھیں اور سبقاً بھی اجلاسوں میں پڑھائی جائے۔ اور ماہانہ رپورٹ میں ذکر ہو کہ اتنی بہنوں نے اس کا مطالعہ کر لیا ہے۔ چنانچہ ماہ نومبر دسمبر ۱۹۷۹ء کے لئے "نشانِ آسمانی" کتاب برائے مطالعہ مقرر کی گئی تھی۔ جلد از جلد یہ کتاب منگوائیں تا آخر دسمبر تک اس کا مطالعہ کیا جا سکے۔ اور جنوری فروری ۱۹۸۰ء کے لئے "لیکچر لاہور" مقرر کی گئی ہے جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنیں یہ کتاب ساتھ لے کر جائیں بلکہ باقی وہ کتب بھی جو سال میں زیرِ مطالعہ رکھنی ہیں ان کے نام لائحہ عمل میں چھپے ہوئے ہیں۔

(مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہ نومبر کے خالد اور تشحیذ الاذہان

بعض مجبوریوں کے باعث ماہ نومبر ۱۹۷۹ء کے رسائل شائع نہ ہو سکیں گے بلکہ ماہ نومبر اور دسمبر ۱۹۷۹ء کے رسائل اکٹھے شائع ہوں گے اور ماہ دسمبر ۱۹۷۹ء میں خریداروں کو بھجوائے جائیں گے۔ خریداران اور ایجنٹ صاحبان سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

پانچسالہ سکیم تعلیمی قرضہ

جماعت کے مخیّر احباب ضرور اس میں حصّہ لیں!

نظارت تعلیم میں ہونہار و مستحق طلباء کو تعلیمی اغراض کے لئے قرضہ حسنہ دینے کیلئے ایک سکیم "پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کے نام سے جاری ہے۔ اسے حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۵۲ء میں جاری فرمایا تھا۔ ہر سال اِس سکیم کے ماتحت مستحق طلباء کو قرضہ حسنہ دیا جاتا ہے۔

جماعت کے مخیّر احباب کو اپیل کی جاتی ہے کہ براہِ کرم اِس سکیم میں حسبِ استطاعت بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا ان کی طرف سے یہ صدقہ جاریہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے علیٰ حسبِ اخلاص اجر پائیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی جاری کردہ اس سکیم میں حصّہ لینے سے ثواب بھی کمائیں گے نیز قوم کے مستحق طلباء کی اعانت کر کے قومی مضبوطی کا باعث بھی بنیں گے، انشاء اللہ العزیز۔

سکیم کا خلاصہ یہ ہے کہ افرادِ جماعت جو اِس سکیم کا ممبر بننا چاہیں کم از کم پانچ سال تک متواتر ماہانہ یا ششماہی یا سالانہ قسط ادا کر کے اِس سکیم میں رقوم بھجوائیں۔ یہ رقوم ان کے نام پر امانت کے طور پر نظارت تعلیم میں رہیں گی۔

تمام ایسی رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو "پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں بطور حسابدار بھجوائی جائیں۔

پانچ سال کے بعد اگر حساب دار احباب چاہیں تو پانچ سالوں کے دوران پانچ اقساط میں اپنی رقم نظارت تعلیم سے واپس وصول کر سکتے ہیں۔

اِس طرح احباب اپنی رقوم واپس بھی وصول کر سکیں گے اور ثواب میں بھی شریک ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ تمام معاونین کو اپنے فضلوں سے نوازے اور حسناتِ دارین عطا کرے۔

(ناظر تعلیم)

فون ۳۸۲۲

سرگودہا میں

رہائشی پلاٹس۔ کمرشل پلاٹس۔ مکان، کوٹھی، زرعی زمین نیز ٹریکٹر، ٹرالی۔ ہل۔ تھریشر، موٹر سائیکل اور موٹر کار کی خرید و فروخت کیلئے الحمرا اسٹیٹس پر خود تشریف لائیے یا ۳۸۲۲ گھمائیے۔

پروپرائٹرز:۔ خادم حسین وڑائچ۔ طاہر احمد وڑائچ

الحمرا اسٹیٹس 699/A لاری اڈا روڈ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا

درخواست دعا

خاکسار اِن دنوں مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، صحابہ کرام مسیح موعودؑ، بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان تمام مشکلات سے نجات عطا کرے اور خوشحالی کے سامان پیدا کرے۔ آمین

منور احمد ناصر
مغربی جرمنی